۵

دہلی پر قبضہ کرنے کا منصوبہ:
علامہ مشرقی کی آزاد سرحدی قبائل سے مراسلت

محمد اسلم ملک

تعارفی نوٹ

علامہ عنایت اللہ مشرقی (۱۸۸۸ء-۱۹۶۳ء) نے ۱۹۳۱ء میں خاکسار تحریک کی بنیاد رکھی۔ یہ ایک عسکری تنظیم تھی جس کی اساس سخت ڈسپلن اور اطاعت امیر پر رکھی گئی۔ خاکسار ورکرز سپاہی کہلاتے اور باوردی بیلچہ اٹھائے پریڈ کرتے۔ خدمت خلق پارٹی کا شعار تھا اور پارٹی تمام تفرقہ بازیاں اور تعصبات مٹا کر اتحاد کی داعی اور غیر سیاسی ہونے کی دعوے دار تھی۔ مگر حکومت اور خاکساروں کے مخالفین نے یہ دعویٰ کبھی تسلیم نہیں کیا۔ حکومت نے آغاز ہی سے خاکسار تحریک پر پابندیاں لگا دیں اور سختیاں روا رکھیں اور اسے فاشسٹ اور نازی جرمنی کا آلہ کار سمجھا گیا۔

اس میں شبہ نہیں کہ خاکسار تحریک ایشیاء کی حد تک عصر حاضر کی پہلی عسکری تنظیم تھی جو حکومت کا بزور تختہ الٹ کر ہندوستان میں مسلمانوں کا غلبہ اور تسلط چاہتی تھی۔ یہ غلبہ ان کے نزدیک صرف طاقت کے بل بوتے سے ہی ممکن تھا جو کہ تلوار کی نوک اور بیلچے کی انی سے پیدا ہوتی ہے نہ کہ سیاسی جماعتوں کی قراردادوں، فاقہ کشیوں اور عدم تعاون جیسی تحریکوں سے۔ ان معنوں میں خاکسار تحریک ایشیاء کی ان تمام عسکری اور جہادی تنظیموں کی پیش رو تھی جو بعد ازاں فلسطین، کشمیر، افغانستان وغیرہ میں شروع ہوئیں، تاہم ہندوستان کو طاقت اور زور سے آزاد کرانے کا خاکساری منصوبہ شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا جس کی بڑی وجوہ حکومتی تشدد اور خود تحریک کی

اپنی کمزوریاں تھیں۔ جس کے نتیجے میں تحریک بتدریج اضمحلال کا شکار ہوگئی۔ اس انحطاط میں خاکسار تحریک نے اپنے سابقہ منشور سے ہٹ کر کئی اقدام اٹھائے، مثلاً "۱۹۴۵-۴۶ء کے عام انتخابات میں حصہ لیا اور فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے" خاکسار آئین" تیار کیا۔ ان کے اس اقدام سے مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو نقصان پہنچا۔ دراصل خاکسار مجوزہ پاکستان سکیم کے مخالف تھے کیونکہ اس سے، ان کے خیال میں، مسلمانان ہند کے صرف ایک حصہ کو فائدہ پہنچتا تھا۔ مزید یہ کہ یہ سکیم ہندوستان سے مسلمانوں کی دستبرداری کا محضر نامہ تھا نہ کہ آزادی کا منصوبہ۔ لہذا ۳ جون ۱۹۴۷ء کا منصوبہ جس کے مطابق ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا، خاکساروں کے نزدیک مسلمانوں کے استقلال کی نہیں بلکہ فرار اور تباہی کی دستاویز تھی۔ اس دستاویز کو رد کرتے ہوئے خاکساروں نے دہلی پر بزور قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔

منصوبہ کا خاکہ یہ تھا کہ شمال مغربی سرحد کے آزاد، جنگجو اور اسلحہ بند قبائل دہلی پر یلغار کر دیں۔ جن کی اعانت مقامی مسلمان کریں۔ اس غرض کے لئے علامہ مشرقی نے دہلی میں اپنی پارٹی اور عامۃ المسلمین کا ایک اجتماع منعقد کیا۔ اس اجتماع اور قبائل کی یلغار کا وقت ایک تھا۔ اس منصوبے کی کامیابی کے بظاہر روشن امکانات تھے۔ ایک تو آزادی کا اعلان ہونے کے بعد انگریز دفاع ہند کی ذمہ داری سے لاتعلق ہو گیا تھا۔ دوسرے ہندوستانی افواج کا بیشتر حصہ بیرون ہند پڑا تھا۔ تاہم، یہ منصوبہ کامیابی سے ہمکنار اس لئے نہیں ہو سکا کہ اس کے مرکزی اور اہم کردار آزاد قبائل کی اعانت بوجوہ حاصل نہ ہو سکی جس کا مطالعہ تاریخ کے طالب علموں کیلئے خالی از دلچسپی نہیں۔

علامہ مشرقی نے قبائل کے نام اپنے اولین مکتوب محررہ ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء میں لکھا کہ "اب جبکہ انگریزوں نے ہندوستان کو جون ۱۹۴۸ء تک (آزادی کے لئے مقرر کی جانے والی پہلی تاریخ) آزادی دینے کا اعلان کر دیا ہے، ادارہ علیہ ہندیہ (خاکسار تحریک کا ہیڈ کوارٹر) نے ملک کو کافروں کے پنجہ سے چھڑانے اور حکومت الہیہ قائم کرنے کا پروگرام بنایا ہے جس کا کامیابی سے ہمکنار ہونا دشوار نہیں بشرطیکہ دو لاکھ کا جیش میسر آجائے۔ اس مقصد کے پیش نظر ۲۴ اور ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء کوٹل (وزیرستان کا تحصیل ہیڈ کوارٹر) کے مقام پر جلسہ ہوگا۔"[۱] ۳ جون کے پلان کے اجراء کے بعد مشرقی نے ایک اور خط میں قبائل کو خبردار کیا کہ "مسلمان لال قلعہ دہلی، جامعہ مسجد دہلی، تاج محل آگرہ، مزار خواجہ معین الدین اجمیری، چالیس

ہزار مساجد' دارالعلوم علی گڑھ اور چھ کروڑ مسلمانوں کو کفار کے حد تصرف میں کسی صورت نہیں جانے دئیں گے۔''[۲] آزادی کی مقرر کردہ سابق تاریخ (جون ۱۹۴۸ء) جب بدل دی گئی تو مشرقی نے ٹل کے اجتماع کی تاریخ بھی تبدیل کر کے ۱۰ جولائی مقرر کی۔[۳] جب حاجی (ترنگ زئی) وزیری نے بوجہ علالت مجوزہ اجتماع میں شمولیت سے معذرت ظاہر کی تو علامہ نے انہیں لکھا کہ ''ان کی شمولیت کے بغیر مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔'' اور اس صورت میں کہ وہ اجتماع میں نہ آسکیں تو کم از کم پندرہ ہزار کا لشکر ضرور فراہم کریں۔[۴] علامہ نے حاجی صاحب کو کچھ رقم بھی بھجوائی جو ان کے وفد کے سربراہ نے خاکساروں کے نمائندگان' ڈاکٹر میر صالح خان' ایاز خان اور سید بادشاہ سے وصول کی۔ اور علامہ نے حاجی صاحب کو مزید رقم فراہم کرنے کا بھی وعدہ کیا۔[۵] ٹل کے اجتماع کے انعقاد کا مشرقی کو اس قدر یقین تھا کہ انہوں نے اس اجتماع کے لئے اپنا خطاب بھی تحریر کر لیا۔ جس میں انہوں نے اپنے منصوبے کے خدوخال یوں بیان کئے کہ ۱۵ جولائی تک قبائل کا لشکر حاجی (ترنگ زئی) وزیری کی زیر قیادت صوبہ سرحد پر قبضہ کر کے مسلمانان سرحد کو کانگریس اور کانگریس کے ایجنٹوں' ڈاکٹر خان صاحب اور عبدالغفار خان' سے آزاد کرالے' اور بعد ازاں باقی ہندوستان کی تسخیر کے لئے لشکر کشی کرے مگر تنقیدی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کے خالق علامہ نہیں بلکہ حاجی صاحب تھے۔ انہوں نے یہ تجویز خود اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے علامہ کو بھجوائی تھی۔ جسے علامہ نے من وعن قبول کر لیا۔[۶] بعد ازاں علامہ مشرقی نے ۱۰۔۱۲ جولائی کے اجتماع میں بہ نفس نفیس شرکت کا ارادہ بتقاضائے مصلحت بدل دیا۔ اب ان کی بجائے صرف خاکسار لیڈروں نے شریک ہونا تھا۔ انہی مصلحتوں کی وجہ سے اجتماع کی تاریخ بھی بعد میں موخر کر دی گئی۔[۷] خاکساروں کی مذکورہ بالا سرگرمیاں حکومت کی نظر سے اوجھل نہ تھیں اور ان کی وضاحت سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے مثلاً ضلع بنوں کی ماہ جولائی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وہاں کئی جلسے ہوئے جس میں سامعین سے کہا گیا کہ وہ فقیر اپی کو کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سے الگ' آزاد مملکت کا بادشاہ تسلیم کر لیں''۔ اور اس تجویز کی حمایت میں 'بموجب رپورٹ' خاکسار پیش پیش تھے۔ ۱۸ جولائی کو پشاور میں خاکساروں کا جلسہ عام ہوا جس میں دہلی پر یلغار کر کے شمالی ہند کو فتح کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اور اسی مفہوم کا حامل ایک پوسٹر بھی تقسیم کیا گیا۔[۸] یہ پوسٹر غالباً وہ تھا جو کہ کاظمی کی طرف سے بعنوان '' خاکسار تحریک زندہ رہے گی'' نکالا گیا اور ۲۷ جولائی ۱۹۴۷ء کے خاکسار جریدہ '' الاصلاح'' میں چھپا۔[۹] انہی ایام میں فقیر اپی ''آزاد وزیرستان''

ریاست کے قیام کے لئے سرگرم عمل تھے جس کا سربراہ وہ غازی امان اللہ سابق شاہ افغانستان جو اس وقت جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے، کو بنانا چاہتے تھے۔ یہ خبر بھی گرم تھی کہ وانا، وزیرستان کا دارالحکومت، کے محسود قبائل عیدالفطر کے بعد بغاوت برپا کردیں گے اور جس کے اثرات ضلع بنوں پر پڑنے کا بھی اندیشہ لاحق تھا کیونکہ اس ضلع میں فقیر کے مقلدین کی خاصی بڑی تعداد موجود تھی۔[10] دراصل صوبہ سرحد میں بغاوت کا منصوبہ خاکساروں نے مارچ ۱۹۴۷ء یا معناً اس سے بھی قبل تیار کرلیا تھا۔ اس مقصد کے لئے فوج کے کرنل اور میجر کے عہدے کے ریٹائرڈ افسران کو خاکسار تحریک میں "بھرتی" کرکے صوبے میں بطور ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا جنہیں "خاکسار ریزرو فنڈ" سے باقاعدہ تنخواہ ملتی اور جن کے فرائض میں خاکساروں کی باضابطہ فوج کھڑی کرنا تھا۔ یہ فنڈ کچھ عرصہ پہلے ایک کروڑ روپیہ کے خطیر سرمایہ سے کھولا گیا تھا۔[11] اور اسی فنڈ سے حاجی (ترنگ زئی) وزیری کو پیشگی رقم ادا کی گئی جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ اس ادائیگی کی رسید بھی ریکارڈ میں موجود ہے۔[12] یہ بھانپتے ہوئے کہ آزادی کی منزل قریب ہے، خاکساروں نے اپنی باغیانہ سرگرمیوں کا آغاز سال ۱۹۴۷ء کے آغاز ہی سے کردیا تھا۔ جس کی تصدیق سی آئی ڈی کے ریکارڈ سے ہوتی ہے۔ مثلاً ۷ جنوری کی رپورٹ کے مطابق پشاور، کوہاٹ اور بنوں اضلاع میں کئی جلسہ ہائے عام منعقد کئے گئے۔ خاکساروں نے "آزاد مسلم لیگ" کے نام سے جو پارٹی تشکیل دے کر اس کا جلسہ بنوں شہر میں ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو منعقد کیا، گو ان جلسوں کی حاضری، بموجب رپورٹ، کچھ خاص نہیں تھی تاہم مقررین کا انداز خاصا جارحانہ تھا۔[13] آزاد مسلم لیگ کا ایک اور جلسہ ۲ جنوری ۱۹۴۷ء کو سرائے نورنگ (ضلع بنوں) ہوا۔ ان جلسوں کے کرتا دھرتا ایم ایچ قریشی تھے جنہوں نے بعد میں آزاد قبائل سے سلسلہ جنبانی میں اہم کردار ادا کیا۔[14] خاکساروں کے فتح ہند کے مجوزہ منصوبے کی ناکامی کے کئی اسباب تھے۔ ایک یہ کہ قبائل کے سرکردہ اور بااثر زعماء خاکسار قیادت کے اشارہ پر چلنے کے لئے تیار نہ تھے ان زعماء میں فقیر اپی سب سے نمایاں تھے۔ فقیر صرف اس صورت میں خاکساروں کو مدد فراہم کرنے پر آمادہ تھے کہ انہیں (فقیر صاحب کو) مسلمانوں کا امیر اور بادشاہ تسلیم کیا جاتا۔ ان کی یہ شرط مشرقی کے لئے قابل قبول نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے (فقیر صاحب کو ان کے کسی خط یا پیغام کے جواب میں) لکھا: "من از خود صرف خدائے ذوالجلال را امیر اسلام تسلیم می کنم تا آنکہ یک فرد از درمیان مسلمانان ظہور پذیرد۔"[15] یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ علامہ کا جواب انکار ہی کی ایک صورت تھی۔ معلوم رہے کہ فقیر طویل عرصے سے انگریز سرکار سے

پیار رہنے کی وجہ سے آزاد قبائل میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ایسے لیڈروں کی تائید کے بغیر صوبہ سرحد میں آزاد قبائل کی کسی بڑی اٹھان کی توقع عبث تھی۔ فقیر ایپی کی جانب سے مایوس ہو کر علامہ مشرقی کو حاجی ترنگ زئی کی نصرت پر انحصار کرنا پڑا۔[16] یہ سمجھنا چنداں دشوار نہیں کہ حاجی صاحب کے ۱۵'' جانبازوں'' (جسکا علامہ نے حاجی صاحب سے مطالبہ کیا) کی مدد سے سرحد میں کوئی بڑی حیرت انگیز تبدیلی لانا ممکن نہیں تھا۔ فقیر ایپی کا علامہ مشرقی سے اختلاف صرف '' امارت'' کے مسئلہ پر ہی نہ تھا۔ اس اختلاف کی ایک اور وجہ بھی تھی۔ وہ یہ کہ فقیر بہت پہلے سے کانگریس کے زیر اثر تھے، جبکہ مشرقی کا شمار کانگریس کے بدترین مخالفوں میں ہوتا تھا۔ اس لئے فقیر کانگریس کے خلاف کوئی اقدام اٹھانے سے گریزاں تھے۔ بلکہ انہوں نے الٹا کانگریس کے صوبائی '' ایجنٹوں'' ڈاکٹر خان صاحب اور عبدالغفار خان کی پالیسی کی تائید کرتے ہوئے صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کا بائیکات کیا۔[17] لہذا خاکسار لیڈروں نے فقیر ایپی کا قرب حاصل کرنے کی جو مساعی کیں۔[18] وہ نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکیں۔

یہاں انگریزوں کی صوبہ سرحد میں حکمت عملی کا جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ لارڈ ویول (آخری سے پہلا وائسرائے ہند) کے آخری زمانہ حکومت میں انگریز صوبہ سرحد اور آزاد قبائل اور چند دیسی ریاستوں کو ملا کر ایک آزاد اور خودمختار ریاست بنانا چاہتے تھے۔ ویول کی ووڈرال (Withdrawal) سکیم جس کے بموجب انگریز نے پنجاب پر بہرطور اپنا قبضہ برقرار رکھنا تھا انگریز شمال کے خطرے سے محفوظ ہونے کے لئے ایک بفر (Buffer) سٹیٹ قائم کرنے کے لئے اس وقت سنجیدہ تھے۔ ویول کی معزولی کے بعد بھی انگریز اس منصوبے سے کلی طور پر دستکش نہ ہوئے اور لگتا ہے کہ انگریز بفر سٹیٹ کے اس منصوبے کو تقسیم ہند کے مجوزہ ۳ جون پلان کا بھی حصہ بنانا چاہتے تھے۔ تاہم صوبہ سرحد کے گورنر کو اس تجویز سے شدید اختلاف تھا۔ انہوں نے نتھیا گلی کے گرمائی صدر مقام سے وزیر ہند اور وائسرائے کو ٹیلی گرام بھجوائے کہ '' مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں کہ سرحدی صوبہ کی آزادی کے آپشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی تجویز دوسرے اسباب بشمول مالی اسباب کی بناء پر نا قابل قبول ہونے کے علاوہ اس لئے بھی قبول نہیں کی جا سکتی کہ اس سے افغانستان کے اس علاقہ پر دعویٰ کو ہوا ملے گی''۔[19] لہذا وائسرائے ہند کو گورنر کی تجویز سے اتفاق کرنا پڑا اور اس نے گورنر سے اتفاق کرتے ہوئے وزیر ہند کو مطلع کیا کہ '' میں نہیں سمجھتا کہ سرحدی صوبے کو آزاد رہنے کا آپشن دیا جائے۔[20] اس کے مابعد شمال مغرب میں

ہندسٹیٹ کے قیام کو ۳ جون پلان کا حصہ بنانے کا ارادہ ترک کر دیا گیا۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ اگر انگریز کی صوبہ سرحد سے متعلق پالیسی تبدیل نہ ہوتی تو فقیر اپی کا سرحد میں آزاد ریاست کے قیام کا منصوبہ کامیاب ہو سکتا تھا اور خاکساروں کے مجوزہ پروگرام کا پہلا حصہ (یعنی سرحد پر قبضہ) بھی پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا تھا۔ گو ان کا دہلی فتح کرنے کا خواب پھر بھی ادھورا رہ جاتا تھا کیونکہ منصوبے کا یہ حصہ عملی سے زیادہ تخیلاتی تھا۔ انگریزوں نے گورنر سرحد کے اصرار پر جب سرحدی پالیسی تبدیل کر دی تو انہوں نے صوبہ سرحد میں ''ڈھیل'' کی سابقہ پالیسی بھی ترک کر کے ''استحکام سرحد'' کی پالیسی اپنائی۔ استحکام سرحد پالیسی کے معمار گورنر سرحد تھے- گورنر کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے وائسرائے نے برطانوی مدبروں کو متنبہ کیا کہ :

"And you cannot just walk out of the Frontier (whether a tribe or a state like Chitral) as you can walk out of Hyderabad and Broada"[۲۱]

وائسرائے کا مذکورہ انتباہ دراصل گورنر کی اس رپورٹ پر مبنی تھا جس میں انہوں نے ۲۰ فروری کے اعلان (تقسیم ہند اور انگریزوں کے اخراج) کے بعد صوبہ سرحد میں شدید اضطراب اور بے چینی کا ذکر کیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ یہ اضطراب :

..... "Will ever cause this part of India to fly of into space"

گورنر نے یہ رائے بھی ظاہر کی تھی کہ برطانوی حکومت کی آئندہ سالوں کے لئے تمام تر مسائی اس بات پر مرتکز ہونی چاہیں :

..... "To ensure that there is an orderly handing over to india's land frontiers in a state of stability."[۲۲]

لہذا ''مستحکم سرحدات'' کی اس پالیسی کو نافذ کرنے کے لئے حکومت نے جو اقدام کئے ان کے تفصیلی تذکرہ کا یہ موقع محل نہیں۔ تاہم اس پالیسی سے خاکسار منصوبہ کی کامیابی کے امکان معدوم ہو گئے اور فقیر اپی کی ''بادشاہ'' بننے کی خواہش بھی دم توڑ گئی۔

یہ تعارفی نوٹ ان مسودات کو اور ان کے پس منظر کو سمجھنے میں مد ثابت ہوگا جو کہ ذیل میں دیئے جا رہے ہیں ان مسودات کی تعداد پانچ ہے جن میں چار علامہ مشرقی کے مکتوبات اور ایک ان کا مجوزہ خطاب ہے- تین مکتوبات حصول آزادی سے ماقبل لکھے گئے اور ایک اس کے بعد۔ آخر الذکر خط جس میں علامہ مشرقی نے

آزاد قبائل کو (دہلی کی بجائے) جہاد کشمیر کے لئے آمادہ کیا یہاں اس لئے درج کیا جا رہا ہے کیونکہ اس کی پشت پر علامہ کی سابقہ سوچ کارفرما نظر آتی ہے اور مزید یہ کہ اس میں سابقہ خطوط کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ مکتوبات اور خطاب فارسی میں ہیں انہیں سن وار ترتیب کے حساب سے مدون کیا گیا ہے۔ ہر مسودہ کا الگ نمبر شمار ہے۔ ان مسودات کا اردو ترجمہ بخوف طوالت نہیں دیا جا رہا۔

مسودات

(۱) علامہ مشرقی بنام آزاد قبائل

از ادارہ علیہ ہندیہ اچھرہ۔ لاہور محررہ ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء بمطابق ۵ رجب المرجب ۱۳۶۶ ہجری

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

حکم نامہ بنام اعضائے وفود قبائل آزاد سرحد

دریں ایام غیر متعین انجام کہ انگریزاں ہندیاں را یک فریب سیاسی دادہ اند کہ آنہا عزم کردہ اند کہ تا ماہ جون ۱۹۴۸ء ملک ہند را گزاشتہ بہ ہندیاں سپرد می کنند و یک ہنگامہ ملوک گردی در اکناف ملک بپا شدہ است لازم ست کہ ہر گروہ مسلماناں کہ از دست تظلم انگریزاں ہزیمت خوردہ فکر کند کہ اگر انگریزاں وعدہ وفا کرد و ملک را گزاشت، و بہ تحویل کافراں دادہ ملک را در گرداب جور و ستم گزاشت۔ حالت اسلامیاں کہ ایں ملک را تا یک ہزار و دوصد سال در تحت خود گرفتہ بودند چہ خواہد شد۔ نظر بہ ایں ادارہ علیہ مشوش است کہ دریں ایام ملوک گردی یک تنظیم بے پناہ و یک نظام آہنین بروئے کار آرد کہ حفاظت اسلام در ہندوستان کند، ملک را از پنجہ کافراں بروں آوردہ حکومت الہیہ در ہند قائم کند۔ ملک را ضرورت ہست کہ دریں ایام جبر و تظلم عدل و انصاف اسلامی و راحت و رحمت کبریائی را استیلا حاصل شود و بار دگر قبضہ تامہ اسلامیاں بر ہندی باشد۔ نی بہ است کہ انقلاب ہمچو ایں پیدا کردن نمی باشد تا آنکہ کلم (تعہ: کل) اسلامیان عالم مجتمع می باشد (تعہ: کنند) و یک صدائے اتحاد و اتفاق از مشرق تا مغرب حاوی می شود۔

اسلامیان عالم را از دوصد سال قسمت نبودہ کہ در معاملہ خدا تعالیٰ و اسلام یکجہتی کرند (تعہ: کنند)

واعلائے کلمۃ الحق راپیش نہاد گرفتہ بہ اسلام جمع می شوند۔ مشکلات تامہ درراہ ایشاں حائل بودہ اند چراکہ تغلب وتمکن انگلیس در براعظم ایشیا جامع ومانع بود' امادریں واا کہ انگریزاں ازخواہش خود ملک رامی گزارند 'اجماع اسلام راوجہ دیگر ونادر پیدا شدہ است کہ درتاریخ اسلامیاں مثال ندارد' نظر برایں حقیقت ادارہ علیہ اندیشہ کردہ است کہ یک سعی مقتدر دربارہ اجتماع اسلام بریک نقطہ می کند واسلامیاں را باردگر در ہندوستان غالب می سازد ۔ امید واثق است کہ مسلمانان عالم ازیں حادثہ عجیب وغریب استفادہ می کنند وبردنیا ثابت می کنند کہ اسلام تاحال بمقابلہ کفار واغیار غالب است۔

قبائل آزاد سرحدرا دریں خصوص یک اہمیت حاصل است کہ دیگر ہیچ ملک اسلامی را حاصل نیست۔ بنا بریں قبائل یک نہضت عامہ لازم ہست کہ خودرا بایک دیگر پیوست می کنند وباز برائے اسلام وخداتعلی ودین خداتعلیٰ ورسول صلعم متحدمی شوند۔ ایں وقت سعید کہ خدائے عالمیاں اسلام راارزانی دادہ' غنیمت بے مثال ست کہ از رحم رب العالمین میسر شدہ۔ ایں موقع راضائع کردن جرم کبیر می باشد ورحمت ورعایت الٰہی رادر راندن موجب غضب می باشد۔ بنابریں شماراحکم می دادہ شود کہ حسب ذیل افراد بہ ریاست نامزد و رئیس وفد یک وفد مضبوط مرتب کردہ بہ جملہ امیران اقوام وقبائل آزاد سرحد متوجہ می شوند۔ ایشاں را اہمیت وقت بردل نقش می کنند۔ انقلاب راکہ بشرط جدوجہد غلبہ اسلام ازو لازم ست' تشریح کردہ برایشاں بطور تیقن واضح کنند کہ اسلام را یک مستقبل روشن نظر می آید۔ اگر یک جیش جرار بقدر دوصد ہزار (۲۰۰۰۰۰) نفر مجتمع می باشد' فتح وظفر لازم می شود۔ نظر بہ ایں معاملہ قائد خاکسار تحریک اعلان می کند کہ امیران قبائل سرحد بتاریخ ہائے ۷، ۸، ۹، شوال ۱۳۶۰ (تصحیح - ۱۳۶۶) مطابق ۲۴، ۲۵ اگست (۱۹۴۷ء) بروز یک شنبہ بمقام ٹل جمع شوند واز تبادلہ خیالات باہمدگر ہر شخص مستیز ومستفیض می باشد ویک صورت اتحاد ظہور می آید۔ مسلماناں ماورائے سرحد را بزیر قیادت امیران خود بہ تحت سیادت یک امیر منتخب اجماع کلمہ خدا می کنند ودین اسلام را بار دیگر غالب کردہ کلمۃ الحق را بہ چار دانگ عالم جاری وساری می کنند۔

والسلام علی من اتبع الهدی المفتقر الی اللہ

عنایت اللہ خان المشرقی

(تحریر مابعد)

حسب ذیل اعضائے معزز از طرف ادارہ علیہ مقرر شدہ اند کہ ابلاغ پیغام بہ امیران قبائل می کنند۔ تاریخ روانگی وفود بایں علاقہ جات ۲۹ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۴۷ء بروز جمعۃ المبارک مقرر شدہ۔ پابندی وقت لازم است کہ ہیچ تاخیر در روانگی نہ کردہ شود و تاریخ مقرر ہمہ اعضائے وفد بر مکان رئیس معزز جمع شوند۔ مکرر ایں کہ شمارا و رئیسان وفود را لازم است کہ بمجرد رسیدن حکمنامہ ہذا مکمل فہرست امیران قبائل بحضور ادارہ علیہ بدست حاملین حکم نامہ ہذا می گزارند و یک امیر قبیلہ را نہ گزارند کہ معمولی اہمیت ہمہ دارد۔

---

(۲)

علامہ مشرقی بنام آزاد قبائل یا فقیر اپی

از ادارہ علیہ ھندیہ شمارہ نمبر: ۴۳۷۵۹

۲۷ جون ۱۹۴۷ء بمطابق ۶ شعبان ۱۳۶۶ھ

برادر من فی الاسلام سلمہ اللہ الرحمٰن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

پیغام بہجت لزام شما بدست قاصد شما در رئیس الخلفا رسید، مسرت فراوانی کرد۔ منتہائے من دریں دنیا ماسوائے اعلائے کلمۃ الحق و استحکام دین خدا نیست و تمامی عمر سعی کردہ ام کہ دین اسلام را یک جہتی و مضبوطی حاصل شود۔ و کفی باﷲ شھیدا۔

دریں نازک ترین وقت کہ یک تاریک مستقبل و مہیب انجام مسلمانان ایں دیار را پیش است و نزدیک می باشد کہ ایں تعداد کثیر مسلمانان از دست جبر و تظلم کفار و ھنود بے نام و نشان می شوند شما را یک اہم ترین فرض

لازم می باشد کہ طاقت خود را برائے بہبودی مسلمانان صرف کنید و یک سعی بلیغ برائے حصول ایں مقصد عظیم می کنید کہ شاید از رحمت الٰہی و ترحم کبریائی مسلمانان را بار دگر استحکام حاصل می شود- اگر از طرف شما غفلتے و تساہل بروئے کار آید خدشہ می کنم کہ شما را از طرف خدا یک استطاعت بلیغ حاصل ست خدائے عز و جل مواخذہ کند و بروز قیامت و در دنیا رسوا می کند۔ من از طرف خود شما را متنبہ کردہ ام کہ طاقت خود را از ہر ممکن ذرائع جمع بکنید 'بغایت ہوشیار باشید' یک لمحہ غفلت نکنید و در اول وقت طاقت خویش را مضبوط کردہ برائے استحکام اسلام صرف کنید' من تجویز کردہ ام کہ تمام سرداران اسلام بیک وقت بہ مقام ''مسیو تل بر'' بہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ جولائی مطابق شعبان بروز پنج شنبہ جمعہ و ہفتہ جمع می شوند کہ اجماع کلمۃ المسلمین را مستحقق می کنند۔ از فضل و کرم خدائے لایزال امید می باشد کہ مسلمانان دریں نازک ترین وقت جمع می شوند۔

دریں وقت مسئلہ امارت شما و غیر شما لازم نیست' من سعی بلیغ خواہم کرد کہ مسلمانان دیار شما را بہ یک نقطہ وزیر امارت یک فرد جمع کنم۔ برائے امارت شما لازم می باشد کہ شما در میدان می آئید و از بر خدا و رسول دعوت عام بدھید کہ من برائے استحکام اسلام و دین خدا ہر فرد اسلامی را کہ در تحت خود می دارم قربان خواہم کرد- من سعی فراواں خواہم کرد کہ مسلمانان دیار شما امارت شما را بریں اقرار صالح تسلیم می کنند۔ من از طرف خود صرف خدائے ذوالجلال را امیر اسلام تسلیم می کنم تا آنکہ یک فرد از درمیان مسلمانان ظہور پذیرد کہ مسلمانان عالم را یک استیلائے تام ارزانی دہد۔

اگر از دست شما ایں امداد میسر آئد و شما از فضل و رحم رب العالمین مستعد می باشد کہ خاکساراں جہاں را یک امداد قوی و موثر و علانیہ از سرتا پا تبدیل می کنید و او از دست تظلم کانگریس ھنود خویش را رہا کردہ بطرف اسلام رجوع کنند۔ وقت بسیار تنگ است و تا ۱۵ اگست (یعنی بعد از یک ماہ و نصف) اختیارات از طرف انگریزاں منتقل خواہند شد- بنابریں آگاہ می کنم کہ یک حرکت عمومی رانی الفور بکار آرید تا کہ پیش ازیں وقت انگریزاں را معلوم می شود کہ تمام مسلمانان اطراف و اکناف ازیں حادثہ عظمٰی کہ بہ اسلام لاحق شدہ ست لغایت متاثر شدہ اند و نمی گزارند کہ لال قلعہ دھلی و جامع مسجد دھلی و تاج محل آگرہ' و مزار خواجہ معین الدین اجمیری و چہل ہزار مساجد اسلام و دارالعلوم علی گڑھ و شش کروڑ مسلمانان ہند و شوکت و جلال سیزدہ صد سالہ و روایات و تمدن اسلامی حد تصرف کفار می باشد۔ خدائے عظیم شما را یک بیداری تامہ ارزانی بفرماید کہ شما بہ نفع مسلمین بکار آئید۔ واللہ

المستعان و بیدہ التوفیق وسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

المفتقر الی اللہ الرحمٰن

عنایت اللہ خان المشرقی

بروز جمعہ بوقت ۶:۳۰ ساعت صبح

----

(۳)

علامہ مشرقی بنام حاجی وزیری صاحب و معزز آزاد قبائل

از ادارہ علیہ ہندیہ ۵ جولائی ۱۹۴۷ء بمطابق ۱۶ شعبان ۱۳۶۶ھ

برادر من فی الاسلام سلمہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

دعوت نامہ شما بدست قاصد شما و رئیس الخلفاء رسید بہجت و شادمانی ارزانی کرد۔ بے شک و شبہ حصول ایں چنیں مقاصد عالیہ بدون ملاقات جسمانی صورت نہ بندد وازیں وجہ رئیس الخلفاء مرا یقین دادہ کہ ایں ملاقات بہ مقام مقررہ نزدیک بہ ٹل یک روز قبل از ۱۰ جولائی (کہ وقت مقررہ اجتماع سرداران قبائل ست) خواہد شد و بعد از اں بہ شرکت شما در آں اجتماع مستفیض می باشیم۔ حالا تجویزے دیگر شدہ کہ من بہ مقام شما می رسم۔ شما را ملحوظ می شود کہ رسیدن من بہ مقام شما از وجہ بیداری دشمنان اسلام بسیار غیر ممکن ست و مستحیل بلکہ ناممکن می باشد کہ ایں خبر بہ دشمنان نہ رسد۔ بلکہ ممکن ست کہ دریں جد و جہد اصل مقصد فوت می شود و چیزے دریں وقت نازک بر نمی آید۔

شما نیز بوجہ عدم صحت در اجتماع مقررہ عزم ندارید کہ شمولیت بکنید۔ من ایں اجتماع را انعقاد بدیں وجہ کردہ بودم کہ از شمولیت شما یک وجہ اجتماع کلمتہ المسلمین پیدا می شود و شاید کہ قبائل آزاد سرحد را مجتمع کردہ در زیر

یک فرد آرم - لہذا بعد از اں عدم شمولیت شما ایں اجتماع را اہمیت نیست و بدیں وجہ یک نمایندہ خود را روانہ می کنم کہ ایں اجتماع را بروئے کار آرد و سرداران قبائل را اگر ممکن می باشد بحق خدا و اسلام مجتمع می کند۔ لیکن امید نیست کہ بغیر شمولیت شما چیزے مفید برآید - اندریں احوال نمی دانم کہ چہ کنم و چگونہ شما را ترغیب شمولیت دہم۔

حالا وقت بسیار تنگ است لیکن اگر از طرف شما یک موثر قدم برائے حفاظت اسلام بطریق احسن نمودار شود و شما از فضل ایزدی از یک لشکر جرار پانزدہ ہزار افراد بہ صوبہ سرحد لشکر کشی در دو ہفتہ آیندہ بکنید و قیادت ایں لشکر بدست وفاداران دین خدا باشد و کسے را مبادرت (؟) نباشد کہ دریں معاملہ غیر خدا را راہ دہد۔ او از یک خلوص بے مثال کوہ مشکلات را پاش پاش کردہ بطرف ہندوستان اقدام می نمائید شما را بحضوری خدائے عز وجل و بہ قلب صمیم و بہ صدق دل وعدہ می کنم کہ ہر ممکن جانی و مالی و جسمانی امداد از طرف من لازم باشد۔ لازم ست کہ ایں ہم کار فوراً باشد ورنہ بیکار است چرا کہ درمیان دو ہفتہ آئندہ انتقال اختیار تامہ بہ ہنود می باشد۔ و ہنود اں را بعد ازیں ایام اختیار حاصل شود کہ بہ مملکت ہندوستان حکومت می کنند - شما را بار دگر تنبیہ می کنم کہ از برائے خدا ایں موقع عزیز را ضائع نہ کنید و برائے امداد مسلمانان ہند ہمہ تن و فوراً تیار می باشد۔ انشاء اللہ العزیز بعد از حصول مقصد شما را ملاقی می شوم و خدائے عز وجل را شکر گزاری باشم کہ یک مرد مومن از درمیان ما پدید شدہ کہ کشتی اسلام را بر وقت ناخدا بودہ۔ خدائے عز وجل شما را برائے خدمت اسلام تیار کند تا کہ این وقت عزیز ضائع نہ شود والسلام علی من اتبع الھدی۔

المفتقر الی اللہ الرحمٰن

عنایت اللہ خان المشرقی

(تحریر مابعد)

مکرر آنکہ حالا شہادت رئیس الخلفاء شما و بحضوری ڈاکٹر میر صالح خان و ایاز خان و سید بادشاہ اقرار کردہ ام کہ بمجرد رسیدن شما بہ ارض ہند بہ معیت لشکر جرار مذکورہ رقم فراواں کہ مقدارش معلوم ست بطور ہدیہ بہ خدمت شما می گزارم۔ چیک سپرد کردام و معاملہ بہ خدا می گزارم۔

مولوی محمد امیر ایں معاملہ را بروئے کار آرد۔

----

(۳)

خطاب انقلاب انگیز واتحاد خیز بموقع اجتماع سرداران آزاد قبائل سرحد

(۱۰ تا ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء)

(از علامہ مشرقی)

سرداران آزاد قبائل و بدنصیب قوم مسلمانان ہند!

شما ندانید کہ امروز بعد از سیزدہ صد وشست وشش سال مسلمانان ہند بشمولیت شما آزاد قبائل بہ چہ مہیب حالت گرفتار شدہ اند۔ شما ندانید کہ چگونہ قہر آسمانی و بلائے ناگہانی حالا بہ ایں دہ ۱۰ کروڑ ہا افراد از طرف خدائے لایزال نازل شدہ ست۔ شما ندانید کہ چہ طور و بہ چہ انداز رب جبار وقہار عصائے غیظ وغضب را بہ قوم شما راندہ شما را از روئے زمین ناپید کردن می خواہد و بنحوائے قول رب العالمین وکم اھلکنا قبلھم من قرآن ھل یخش منھم من احد او تسمع منھم رکزاً (یعنی ندانید کہ چہ قدر امت ہائے را ما در قبل ہلاک کردیم۔ آیا تو کسے را از ایشاں محسوس می کنی یا آواز خفیف ایشیاں سمع می کنی)۔ امت شما را از تحت زمین راندہ وجود شما را ناقابل احساس وآواز شما را نالائق احتجاج گردانیدن می خواہد۔ شما ندانید کہ حالا ایں روز قیامت ویوم جزا وسزا است کہ مالک یوم الدین وخدائے رب العالمین بر شما و برائے ہلاک کردن شما مسلط کردہ است وبنحوائے حدیث شریف من مات فقد قامت قیا متہ ، (یعنی ہر قوم کہ ہلاک شد بالتحقیق قیامت او پدیدار شد)۔ خدائے عزوجل می خواہد کہ ایں قوم ظالم را کہ از نافرمانی قانون الٰہی در قہر مانی رب ذوالجلال گرفتار شدہ از بیخ وبنیاد برکندہ یکسر قصہ او از صفحہ زمین پاک کند۔ وحمد خدائے رب العالمین را نوازد کہ شکراً للہ آں قوم کہ لائق ماندن برروئے زمین از ہیچ عنوان نبود آن چناں محو شد کہ آوازش باز نیامد۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا ولحمد للہ رب العالمین!

سرداران قبائل! اگر قوت غور وفکر باقی است اندیشہ کنید کہ ایں روز روز قیامت ست کہ بر شما از نا آمدہ روز قہر رب العالمین ست کہ از سیاہ کاری و بداعمالی شما بر آنہا وارد شدہ است کہ از قانون خدا وقرآن حکیم منحرف شدہ کلمات کتاب رب بے بدل را پس پشت انداختہ اند وتمت کلمتہ ربک صدقا" وعدلا" را پرواہ نکردہ خدائے عالمیان را قابل بدل وقول کبریا را معاذ اللہ ناقص و بے حقیقت گماشتہ اند۔

سرداران وملکان! آں روز قیامت بود کہ خدائے بے ہمتا بعد از جاہ وجلال بے مثال وسلطنت ومملکت ہزار سال، دہ ۱۰ کروڑ مسلمانان ہند را در دست تصرف انگریزاں بوقت حضرت سید احمد بریلوی واعلیٰ حضرت ابوظفر بہادر شاہ سپرد کرد۔ آں روز قیامت بود کہ مسلمانان بعد ازیں سانحہ عظمیٰ در دست جبر وتظلم انگریزاں وغداری رہنمایاں خود آں قدر گرفتار بودند کہ نشانے نہ از علم، نہ دولت، نہ شوکت، نہ سلطنت، نہ تجارت، نہ صنعت، نہ حرفت، نہ چیزے از فضائل دیگر ماند، ہمہ مسلمانان از سرتاپا ویکسر درتحت غلامی اقوام دیگر محصور شدند۔ آں روز قیامت بود کہ قافلہ حجاز از دست نامہربانی لیڈران نانہجار ہمہ تن تاراج شد! آں روز روز قیامت بود کہ خاصیت کہ ہر قوم غالب را لازم وواجب است نماند۔ ہر یک خصوصیتے کہ امت قومی را نشان دہد سلب شد، یک اہلیتے کہ قوم ناتواں را طاقتور گرداند نمایاں نہ شد واز غداری واسلام دشمنی وکفر ودین فروشی سیہ کاران ملت امت اسلامیان را رفتہ رفتہ آں زوال بے مثال لاحق شدہ کہ تاریخ عالم مثالش ندارد۔

سرداران قبائل! آں روز قیامت بے شک وشبہ روز قیامت بود کہ تا نود ۹۰ سال بعد از انقلاب ناکامیاب بہادر شاہ ابوظفر نام نہاد رہنمایان غدار ملت یک بیک وسر بسر با قوم مسلمان برائے نفع نفس خود ملت فروشی کردند نفع خوری خویش را بہ مفاد آخری امت ترجیح کردند، از بہر چند فلوس ذلیل امت وطاقت امت را ذبح کردند از برائے دنیائے مردار آخرت را بدنیا فروختند وبہ پیش خدا ورسول روئے خود را سیاہ ودین خود را تباہ کردند۔ آں روز روز قیامت بود کہ دریں کم وبیش یک صد سال ولولہ جہاد با کفار واغیار امت از سیہ کاری وخوف وبزدلی علمائے امت تباہ وبرباد شد۔ یک مردے برنخواست کہ مسلمانان ہند را از حقیقی وعملی تعلیم قرآن آگاہ کند۔ یک مرد شہسوار نمودار نہ شد کہ مسلمانان را بار دگر عسکری وسپاہی گرداند۔ مولویان وملایان تمام قوم را از فضیلت جہاد بے آگاہ کردند۔ مسلمانان را بے ہوش ازیں (؟) بکمال قوت کردند کہ ''ہر کہ غالب نیست مومن ہم نیست'' وانتم الاعلون ان کنتم مومنین: گوشہ گزنیداں وحجرہ نشنیاں تباہ اعمال امت را بے خبر کردند کہ یک شب جہاد از عبادت ہفتاد سالہ بہتر است، لیڈران سیاہ کار بہ نفع ذاتی مدہوش شدند وبرآں کید ومکر کہ انگریز دجال برائے استیصال قوت مسلمانان بر ایشان انداخت قبول کردند۔ ہر یک متنفس کہ آزادی اسلام را متاع مفید شمرد وکانے از طرف خود قائم کرد وآواز داد کہ بیائید! صحیح اسلام اینجاست۔ صحیح اتباع دین نبوی ایں طرف ہست! اگر بہ جنت رفتن می خواہی در جنت ایں طرف واہست۔ الغرض بایں تعلیم وتشقت صد سالہ مفربیاں کہ درمیان امت محمدیہ از گرفت قوی انگریزاں لاحق شد اجماع امت پارہ پارہ گردید۔ مسلمانان یکسر بے علم و بے

نمل شدند۔ مسجداں ویراں شدند۔ مدرسہ ہا غائب شدند۔ میداں جہاد بیاباں شد۔ دار ہائے علوم بے قرآن واسلام گشتند۔ ہر خانہ ومحلّہ یک فرقہ اسلام گردید عسکریت یکسر مفقود شد وحدت اسلام یک سخن خیال شد۔ مسلمانان راخوف وہراس لاحق شد کہ (از) انگریزاں سلطنت خود راباز گرفتن یک کار ناممکن وعبث ہست' یک فعل باطل است' یک شے خلاف احکام خدا ورسول ہست۔ چرا کہ مولویان نا ہنجار در ہند آیت یا ایہا الذین آمنو اطیعواللہ واطیعوالرسول و اولی الا مر منکم رابایں طور تفسیر کردند کہ انگریزاں از طرف خدا مامور واولی الامر ہستند واطاعت ایشاں از روئے دین اسلام لازم وواجب ہست۔ لفظ منکم رایکسر و بے تکلف حذف کردند وایں محرفان دین خدا بکمال جرات وجسارت بہ قلب منافق اعلان کردند کہ" در دین تنگی نیست۔" دین اسلام راسہل وآسان گرداند جائز ہست۔ القصہ خانہ اسلام از دست ایں گبرائے اسلام وسیاہ کاران امت وعلماء سو وفریب خورد گان قوم وبندگان نفس ورہنمایان باطل مجسمہ ہائے شیطان لعین در مدت یک صد سال تباہ وبرباد گشتہ۔ چوں دیں راعمارت منہدم گشتن شروع شد یک زلزلہ عظمی بہ نظام اندرونی مسلمانان پدید آمد۔ خورداں از بزرگان باغی شدند' پسر از پدر ودختر از مادر جدا گشت' مرداں از خدا غافل گشتند' زناں از تبرج وآزادی مدہوش شدند' تقویٰ وخدا خوفی کہ بنیاد ہر نظام ہست ناپید شد' سیاکاری وگناہ کاری رواج امت گردید' علم یکسر مفقود شد' جہالت' مردم آزاری' بداخلاقی وتباہ کاری (؟) نشان مسلمانان گشت' از فقدان علم واتحاد عمل آن خصوصیات لازمہ کہ در تقضائے ہر امت غالب می روند یک بیک ناپید شدند' افلاس وفقر وتنگ ومحتاجی لازمہ مسلمان شد' از فقر وفاقہ معیار اخلاق ومعاملات بعلت ساقط ونازل (؟) شد' در میدان تجارت ہر مسلمان بالاخر ناکامی حاصل کرد۔ (از روزی حلال محنت مسلمانان متنفر شدند) ہندوان کفار کہ از پا نزدہ صد سال محکوم مسلماناں وانگریزاں بودند ایں موقعہ راغنیمت شمردہ وبوساطت رہنمایان صادق خود بہ جد وجہد یک صد سالہ کہ ایشاں راازرحم وکرم ایزدی میسر بود وبہ صبر واستقلال بوقت مصیبت کہ انہا راجہت غلامی دوام حاصل شدہ در میدان تجارت از روز اول بیش از بیش گامزن شدند ودر ہر رنگ مسلمانان ہند رامیل ہا میل عقب گزاشتند۔ مسلمانان کہ بر دین اسلام خود (کہ درایشاں ہرگز نہ بود) فخر ومباہات می کردند' مرثیہ خوانی وشعر گوئی راشعار خود کردند وبہ ہائے وائے زبانی شعلہ احساس خود رابزعم خود برافروختند تا آنکہ یک فضیلت قومی درایشاں نماند۔ ہر شخص کہ ہادی دین اسلام بودن دعویٰ کرد' خود کہ کبائر گناہ وعظائم عیوب مثل شراب خوری وزنا کاری وقمار بازی وسرود وناچ (قص : رقص) ودین فروشی' رشوت ستانی' وبد دیانتی وخیانت کاری وچندہ خوری وحرام

کاری مبتلا بود تا آنکہ ہر فرد متنفس را کہ تابع او بود دریں سیاہ کاری مبتلا کرد۔ نتیجہ ایں لازم بود کہ تمام قوم دہ کروڑ نفوس یعنی یک ہزار لک از سرتا پا از فقدان علم وعمل ونسیاں خدا وغفلت شدید وگمراہی ونا کردنی جدوجہد واحساس بزدلی وکمتری وخوف ماسواد بے خوفی قانون خدا یک قوم ناکارہ وہیچ کارہ درمدت یک صد سال شدند وحالا بہ این مقام آمدہ کہ بہ ہیچ عنوان ایں قوم ناہنجار بیک جوئے درہند وباطراف ہند نمی ارزد۔

سرداران وملکان! آں روز روز قیامت بود کہ ایں انقلاب عظیم در حالت امت عظیم مسلمانان ہند درمدت یک صد سال پدیدار گشت وصدائے برنخاست کہ ایشاں را بیدار کند۔ آن روز روز قیامت صغریٰ بود کہ دہ کروڑ مسلمانان ہند از دست تظلم خویش واغیار یک امت ناتواں ومسکین گشتہ۔ آں یوم فی الحقیقت یوم حساب بود کہ بفحوائے وبرزہ للّٰہ الواحد القہار (یعنی بہ پیش خدائے واحد، قہار، بجز دظاہر شدند)- مسلمانان ہند یک بیک در ہر فضیلت قومی مثل دولت وشجاعت وعسکریت وایمان واستقلال ومحنت وسلطنت واتحاد امت، اطاعت امیر وجدوجہد بمقابلہ اقوام ہمسایہ واماندند وشکست فاش خوردند۔ لیکن سرداران وملکان آزاد قبائل کہ از دست رحمت خدا شما بمقابلہ ہندیاں نسبتہ آزاد ہستید وتا حال درزیر غداری خویشاں خود ایں قدر شکست نہ خوردہ اید! اندیشہ کنید کہ ایں روز قیامت در قیامت وجہنم در جہنم ست کہ امروز انگریز از کمال مکاری واسلام کشی ودین دشمنی ومسلم آزاری اعلان کردہ کہ مسلمانان ہند کہ در ہند تا یک ہزار سال سلطنت کردند با چیزے اہمیت بمقابلہ ہندوان کفار نیست۔ آناں (تص: انسان) طاقت یک پشتہ نیست کہ از طاقت خویش ہستی خود را برقرار کنند، قدر وقیمت یک خذف نیست کہ از قدر وقیمت خود ہیچ قوت را بخرند، آواز یک مگس نیست کہ از آواز خود کسے را خبردار کنند۔ ملکان قبائل! قیامت در قیامت ست کہ انگریزاں بہ ہندوان کفار مثل گاندھی ونہرو وپٹیل یک خفیہ معاہدہ تجارت بستہ ودرزیر زمین یک اقرار ناہنجار باہمی کردہ دہ کروڑ مسلمانان ہند را بہ رحم (تص: جبر) وتظلم ہندوان بدکردار کہ در بہار پنجاہ ہزار مسلمانان را بہ جور بے مثال تہ تیغ کردہ نقش ہائے ایشاں بہ جانوراں مردار خور گزاشتہ اند، مثل سگاں (تص: کلاب) می گزارند کہ آں ہندواں درمدت پنج سال ہم مسلمانان را بے نام ونشان می کنند وانگریزاں بعد ازیں ذبح عظیم حکمرانی بہ ہندوستان بسہولت می کنند۔

ملکان وسرداران! ایں قیامت در قیامت وجہنم در جہنم است کہ مسلمانان دہ ۱۰ کروڑ ہند از جور وستم انگریز کافر ومشرک کہ مسیح علیہ السلام را ابن خدا گرداند ومریم علیہا السلام را ام خدا خواند ودر تحت لقد کفر والذین

قالو ان للّٰہ ثالث ثلثۃ (یعنی آنہا کہ خدائے را سہ می گویند بالیقین کافر ہستند) بالیقین کافر اکفر می گردد بہ سہ حصہ ہائے خطیر تقسیم شدہ اند۔ یک حصہ چہار کروڑ کہ در نام نہاد ''پاکستان'' می باشد بغایت کمزور حصہ ہست کہ در مستقبل قریب از اقتصادی بدحالی وقحط رجال وخسارہ مال وخسران سعی ومقابلہ ہنود در پاکستان و نمی وسائل وفقدان آمد (آمدن) وخوشحالی اغیار تباہ وبرباد خواہد شد۔ ازیں ''پاکستان'' بر یک صوبہ ''صوبہ خسارہ'' ہست واستحکام مالی از ہیچ عنوان ندارد۔

حصہ دوم بقدر پنج کروڑ آنست کہ در تحویل کامل ہندوان کفار ودر زیر تظلم بے مثال ہندوان کانگریس مثل نہرو، گاندھی وپٹیل وراجن (راجندر) بابو وجے پرکاش نرائن کہ یک قیامت صغریٰ برائے استیصال مسلمانان در گزشتہ دو سال برپا کردہ بودند، می باشد۔ ارادہ مصمم شاں ست کہ ایں مسلمانان پنج کروڑ مثل مسلمانان ہسپانیہ کہ درصدی عیسوی پانزدھم بقدر ہشت کروڑ بودند تہس نہس کردہ، نشان ایشاں برروئے زمین نہ گزارند واز جبر صریح وسریع خویش ہیچ مسلمان را کہ در تحت اختیار ایشاں باشد نگزارند کہ بآسانی تنفس ہم گیرد اعلان کردہ اند کہ ہر کس کہ خود را مسلمان در ''ہندوستان'' شمارد فی الفور از مملکت ہندوستان بہ ملک پاکستان نہضت کند چرا کہ در مملکت ''ہندوستان'' کسے بجز ہندو نخواہد ماند واگر کسے خود را مسلمان بہ ہیچ عنوان بخواند لازم ہست کہ نیست ونابود خواہد شد۔ اورا لازم ست کہ معاشرت وبود وباش ہندواں اختیار کند، لازم ہست کہ در لباس وکلام وزبان ہندو می باشد، لازم ست کہ بہ ہر عنوان ظاہر وباطن ہندو نظر آید، لازم ست کہ بہ ہمراہی ہندواں ووٹ یعنی ''قرعہ رائے'' بطرف ہندواں دہد، لازم است کہ نماز، روزہ را خفیہ ادا کند۔ لازم ست کہ اذان بآواز بلند دادن بند کند، لازم ست کہ زبان خود را بجائے اردو ہندی کند، لازم ست کہ حروف ہجائے (تص: ہجہ ہائے) اردو را بگزارد وحروف ہندوان اختیار کند۔ الغرض ایں سیاہ کاران کفار علانیہ وبرملا گفتہ اند کہ ہر مسلمان کہ بہ ہندوستان سکونت می کند بیخ وبنیادش کندہ خواہد شد وبالتزام ایں کہ مسلمان ہست اورا شہری حقوق ہم نمی دادہ شوند۔ اندریں خطرناک حالات سرداران قبائل آزاد! اندیشہ کنید کہ حالت ایں پنج کروڑ مسلمانان چگونہ زار وزار خواہد گردید وچگونہ در جہنم نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدہ (یعنی ایں نار خدا برافروختہ است کہ شعلہ ش بردالان رسیدہ دلان را کباب می کند) روز وشب مبتلا می شوند۔ حالا ہزار ہا مسلمانان در بہار وبنگال وصوبجات متحدہ وصوبجات مرکزی واڑیسہ وغیرآں دریں عذاب الٰہی کہ بہ جبر وستم ہندوان کفار پدیدار شدہ از سرتا پا گرفتار اند وہزار ہا در علاقہ ہائے پورنیا ومونگھیر وغیرآں کہ علاقہ ہائے بہار ہستند برجبین خود قشقہ، برجسم خود زنار وبرسر خود

موئے دراز مثل بودی ہندوان پیدا کردہ منکر از اسلام و خدا شدہ اند۔ ملکان، وسرداران ایں روز روز قیامت در قیامت کہ دین اسلام باین سان (شان) از دست تظلم کفار وانگریز عاجز و ہراساں شدہ و یک بزدل ترین مردہ از میاں مردمان کفار بایں جسارت اقدام کنید کہ بیخ و بنیاد اسلام ہزار سالہ را برانداز د۔ وائے گر در پس امروز بود فردائے!

ملکان وسرداران! یک حصہ سوم مسلمانان علاوہ ازیں بقدر یک کروڑ ہست کہ زیر تظلم ریاست ہائے ہنود خواہد ماند۔ ایں حصہ را حالت عمومی از نہ کروڑ باقی ہرگز بہتر نخواہد بود۔ بلکہ ریاست ہائے ہنود و راجگانان کہ از یک صد و پنجاہ سال بایں سعی ہستند کہ مسلمان رعیت را قلاش و مفلس و بیدست و پا گردانند۔ بعد از حصول اختیارات تامہ صد بار دلیرتر می شوند کہ ہستی مسلمانان را از دیار خویش پاک بکنید۔ در ایام گزشتہ در ریاستہائے گوالیار و جے پور و رتلام و گڑھ مکتیشر کہ یک علاقہ ہندو آں است آن مظالم ہائے شدید بر مسلمانان نمودار شدہ اند کہ تاریخ عالم مثال شاں ہرگز ندارد۔ ہندوان در خمار کثرت خود از روئے تعداد، برامداد ملازمان سرکاری کہ از قوم کفار بودند بہ تعداد ہزار ہا نفر بر تعداد قلیل مسلمانان مثل بست و پنجاہ و یکصد حملہ ناگہانی کردہ۔ ہر زن و بچہ و پیر و جواں راحتیٰ کہ آں بچہ ہارا کہ عمرش یک ماہ و بیش بود بلکہ بچہ ہائے شکم مادر را از انتہائے بے رحمی و سفاکی قتل کردند، خانہ ہائے شاں را بے محابا آتش زدند و یک نشان قلیل نگذاشتند کہ در آنجا علامت اسلام ظاہر ماند۔ ایں ذبح عظیم کہ در اطراف ہند از مدت یک و نیم سال نمودار شدہ است شمارا از طرف خدا یک تنبیہ عظمیٰ ہست کہ برائے حفاظت اسلام یکسر بدر آید! ہر مرد و جوان و بچہ و زن خویش را آگاہ بکنید کہ یک قیامت صغریٰ بر وجہ اسلام ظاہر شدہ است! ستارہ عروج اسلام قریب شدہ ست کہ غروب شود، قریب شدہ ست کہ نیر ہدایت نبوی و چراغ مصطفوی (ﷺ) کہ تاریخ اسلام چہاردہ صد سالہ نگذاشت کہ از اطفائے کافران عالم غروب شود، گل شدہ باشد۔ مردان ہوشیار! ہوش کنید و از تنبیہ الٰہی سبق آموزید شاید کہ امت اسلام کہ حالا در عتاب ایزدی ہست ہوشیار می باشد!

ملکان وسرداران قبائل آزاد سرحد! مرا امید واثق بود کہ من خود درمیان شما می آیم و بہ ہر سردار قبیلہ و ملک کہ از درد دین اسلام و محبت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام ایں جا برائے حفاظت اسلام جمع شدہ ست بطور خود بہ چشم خود ملاقات کردہ او را واسطہ خدا و رسول دہم کہ بایں وقت نازک شما ہم سرداران بہ یک مرکز جمع شوید۔

اختلافات ذاتی وشخصی و انفرادی ونفسانی (و) نفسیاتی خویش را کہ شیطان لعین بفحوائے یعزی بینھم العداوۃ والبغضاء درمیان شما پیدا کردہ ست یکسر دور کنید۔ عزم وارادہ موثق کردہ بودم کہ من خود بدو دست بستہ خود بہ شما سرداران را معروض می کنم کہ از بہر خدا و دین خدا مناقشات باہمی را بند کنید، ہر خفیف و عظیم اختلاف کہ درمیان شما حائل مثل کوہ شدہ ست از شدت گرمیٔ دین اسلام وحمیت شرع متین مثل برف بگزارید و یک بحر اخوت وتلطف بفحوائے اشداء علی الکفار و رحماء بینھم از برائے استیصال کافراں میان شما رواں کنید کہ از سیل آں بحر کفار عالم غرق شوند وتن وتوش کفر را مثل خس وخاشاک سیلاب غرقاب کنند۔ حالا از دست جبر وتظلم کفار راہ من بر شما بند شدہ ست ونمی توانم کہ بذات خود بہ شما رسم۔ اندریں حالات بہ مجبوری تجویز کردہ ام کہ ایں خطاب را بزبان فارسی بہ شما رسانم ومی خواہم کہ یک نفر از شما کہ بر زبان فارسی حاوی ہست ایں خطاب را ترجمہ لفظی ولغوی وسلیس وبلیغ در زبان پشتو کند تا کہ ہر یک شخص کہ در ینجا حاضر ہست ایں احوال وتجاویز را حرز جان کردہ و بگوش دل شنیدہ فی الفور و بلا تاخیر تیار شود و بغیر ادنیٰ تامل و پس وپیش شمشیر اسلام را در بر کردہ برائے جہاد خلاف کفار بدر آید۔

قریب دو ہفتہ شدہ کہ حاجی صاحب محترم وزیرستان کہ بلا شبہ از کبرائے مجاہدین اسلام ست بطرف من یک قاصد ورئیس الخلفاء روانہ کردہ کہ او برائے خدمت اسلام ہمہ تن تیار ست و بہ مجرد یقین دہانیدن من کہ ہمہ سعی وعمل من بہر اعلائے کلمۃ المسلمین می باشد معاونت بمن کند۔ دو سہ روز بودہ کہ از طرف حاجی صاحب محترم یک پیغام دیگر رسید کہ از شدت ضعف وضیق النفس بسیار مجبور شدہ ام کہ از خانہ خود دو قدم ہم بیرون می (توانم) آیم و بدیں وجہ ناممکن باشد کہ بطرف جائے اجتماع سرداران آزاد قبائل بہ وقت مقررہ می رسم۔ ایں خبر اندوہناک مرا بسیار غمگین ورنج آگین کردہ لیکن از پیغام حاجی محترم کہ او بار دگر بدست رئیس الخلفاء رسانیدہ در معرض تحریر بدستخط خود نوشت مطمئن شدہ ام کہ حاجی محترم عزم صمیم کردہ ست کہ در یک ہفتہ آئندہ یا کم وبیش یعنی تا بہ ۱۵ جولائی (۱۹۴۷ء) یک لشکر جرار برائے استیصال کافران تیار کندہ بر صوبہ سرحد حملہ بے مثال و بے پناہ بکند کہ تا صوبہ سرحد را در قبضہ مسلمانان کردہ و او را از اثر کانگریس کفار بنود (کہ یک مظہر او وزارت ڈاکٹر خان و قیادت عبدالغفار خان ست) آزاد بکند و بعد ازیں جہاد انگریزاں را دعوت دہد کہ دہ کروڑ مسلمانان ہند را از دست کفار ہند واظہار دوستی بہ اسلام کنند۔ من وثوق می دارم کہ اگر بایں وقت نازک شما از لطف ورحم ہر یا یک جان ویک زبان شدہ و فی الفور بہ وطن شما مراجعت کردہ بہ لشکر ہائے جرار از ہر طرف سرحد حملہ ہائے بے پناہ تا بہ

۱۵ جولائی یا یک دو روز بعد ازاں کردن شروع کنید و تا بہ آخر دم کہ تمام صوبہ سرحد زیر نگین اسلامیاں نمی باشد ہمدوش وہم نوائے یک دگری می باشید و بہ صبر واستقلال تام ایں جہاد اسلام را بروئے کار آرید لوائے اسلام بہ ہندوستان بلند خواہد شد۔ مفادات دینوی واخروی از بارگاہ خدائے عزوجل شما را ارزانی خواہند بود۔ من خود انتظام کامل خواہم کرد کہ ہر یک سردار را کہ دریں جہاد اسلام شرکت کند حصہ جزیل و جزائے کبیر میسر شود و ادنیٰ افتراق واختلاف بہ ہیچ وقت جا نگیرد۔ می خواہم کہ دریں خصوص ونیز نزاکت وقت را بغایت محسوس کردہ بہ سردار قبیلہ کہ یک عزم مصمم براہ اسلام می دارد، بہ میدان آید وقرآن حکیم را در دست گرفتہ یک عہد قوی بخضور خدا بہ شہادت کلیم ایم ایچ قریشی بطور نمائندہ من بطرف شما فرستادہ ام بدست خود تحریر کند کہ ''من دریں وقت نازک آں طاقت را کہ بہ تحویل خود دارم فی الفور و تا ۱۵ جولائی یا یک دو روز بعد جمع کردہ ہمہ تن مستعد می شوم، یک حملہ بے پناہ بایں طاقت بہ سرحدات صوبہ سرحد برائے جہاد بہ کفار می کنم، سعی بلیغ می کنم کہ بایں طاقت علاقہ جات ملحقہ را در تحت خود آرم - اگر حاجی محترم وزیرستان بہ لشکر خویش بر صوبہ سرحد حملہ کند آں حملہ را ہر ممکن امداد می دہم ونیست ایں می باشد کہ ہم حملہ آوراں ہمچو یک جسم و یک جان ومحض برائے غلبہ اسلام جد و جہد می کنند تا آنکہ بر صوبہ سرحد قبضہ تامہ مسلمانان می باشد۔ بعد حملہ یا در دوران حملہ چیزے نخواہم کرد کہ اختلاف وافتراق درمیان سرداران قبائل راہ گیرد و را بعد از فتح صوبہ سرحد خود را ہمہ تن بہ قبضہ عنایت اللہ خان المشرقی سپرد می کنم تا کہ صورت اتحاد مسلماناں بیک نقطہ اثر پذیر شود و راہ نجات مسلمانان ہند و سرحد ظاہر شود۔ من ایں اقرار خدائے عز وجل را حاضر و ناظر تصور کردہ رسول صلعم را آخری نبی یقین کردہ بمعرض تحریر آوردہ ام و یقین می دارم کہ اگر ازیں اقرار ادنیٰ برگشتگی یا انحراف کنم یا اگر ایں اقرار را و روئداد ایں اجلاس را کہ بایں جا صورت پذیر رفتہ بہ ہیچ کس ظاہر کنم خدائے عزوجل دنیائے من ہمہ تن خراب کند در عقبیٰ جہنم دہد---(فلاں) عزیز من کہ اکنوں مرا حلال وطیب ست برائے من حرام گرداند۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

دستخط

(سردار قبیلہ)

ملکان و سرداران قبائل! بعد ازیں تشریح و تفسیر حالات مسلمانان ہند از شما امیدمی داریم کہ شما باین وقت نازک برائے حفاظت اسلام خودرا بزودی فی الفور تیار بکنید۔ فی الفور بعد ازیں خطاب مراجعت بوطن شما بکنید۔ یک لشکر جرار بقدر دو لک افراد از قبائل شما بہ تمامی اسلحہ و اوزار مسلح بکنید۔ از حضوری لشکر شما بہ سرحدات صوبہ سرحد یک اختلال عظیم با کناف و اطراف ہندوستان برپا خواہد شد۔ مسلمانان ہندوستان بیدار شوند و یک حوصلہ عظیم در دلاں ابن غلامان غلام نمودار می شود کہ غازیان اسلام برائے حفاظت اسلام بر سرحد نمودار شدہ اند' ہندواں را آشکارامی شود کہ مسلمانان ہند بے بس و بے کس نیستند کہ کس برائے امداد شاں نیایند۔ انگریزاں را از یک جہت خطرہ پدید آید کہ حق تلفی مسلمانان ہند باعث صد مشکلات خواہد بود۔ شما بیک زبان و یک آواز مطالبہ کنید کہ مملکت دہلی و اجمیر ز ماست چرا کہ مسلمانان نمی گزارند کہ لال قلعہ دہلی و جامع مسجد دہلی و قطب مینار و مقبرہ ہمایوں را در دست کافراں گزارند۔ مملکت صوبجات متحدہ' آگرہ و اودھ از ماست۔ چرا کہ تاج محل آگرہ و تہذیب ہزار سالہ اسلام و علی گڑھ دار العلوم و مدرسہ ہائے دیوبند و سہارنپور و چہل ہزار مساجد و تمدن اسلامی را اسلامیاں نمی گزارند کہ زیر جبر و ستم ہنود می باشد۔ ملک بہار از ماست چرا کہ کافران ہنود خود را بدترین وحشی ثابت کردہ اند اور (ا) نمی گزاریم کہ ہشت و چہل لک مسلماناں در پنجہ ہنود گرفتار شوند' مکمل پنجاب و مکمل بنگال از ماست چرا کہ تمام شہر ملکیت مسلمانان ست بعد ازیں مطالبات سر خود را براہ اسلام بدہید و بر خدا توکل بکنید کہ کشتئی اسلام را بر ساحل برآرد و دین مبین خود را یکسر غالب کند واللہ المستعان و علیہ التکلان۔''

----

(۵)

علامہ مشرقی بنام حاجی وزیری' آزاد قبائل

از ادارہ علیہ اچھرہ۔ لاہور ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء

برادر عزیز سلمکم اللہ القوی العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امابعد۔

احوال بد کہ بر مسلمانان ہندوستان بعد از ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء لاحق شدہ بر شما مخفی نمی باشد۔ در دوران یک

ہزار و سہ صد و شش و شصت (۱۳۶۶) سال ابدائے (؟) دین اسلام بلائے بزرگ تر ازیں بر مسلمانان عالم در ہیچ عہد و مملکت نرسیدہ و ایں قیامت عظمیٰ کہ الحال آمدہ ہیچ مثیل در تاریخ عالمیان حاشا ندارو۔ در اثنائے سہ ماہ لامحالہ دوازدہ تا پانزدہ لک مرد ماں بے اسلحہ و بے چارہ و بچگاں و زناں بے کس از تظلم کافران ھنود و ملعونان سکھ قتل و ہلاک شدہ اند۔ شصت تا ہفتاد لک انساناں کلمہ گو از طرف مشرقی پنجاب و ممالک متحدہ و دھلی خانماں برباد و ویران و فاقہ زدہ و تباہ حال و عریاں داخل شدہ اند۔ ایں عذاب الیم خاکم بدہن چھل تا پنجاہ ہزار زناں پاکیزہ و عصمت شعار و عفت آگیں کہ چرخ فلک مثیل آناں در عفت و پاکیزگی ندیدہ در قبضہ کفار ہنود و جہنمیاں سکھ آمدہ از دست تظلم ایں سیاہ کاراں آں قدر مظلوم و بے چارہ شدہ اند کہ آسمان و زمین بر تباہ حالی ایشاں می لرزند- غیرت اسلام اجازت ندہد کہ ایں احوال را بہ تفصیل بشما نویسم - خدایا بہ طفیل ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانان ہند را از یں عذاب الیم نجات دہ و بصدقہ نبی صلعم رحم بریں امت مفلوک بفرما!

من شما را بار بار قبل از اگست ۱۹۴۷ء تنبیہ کردہ بودم کہ حالات بسیار نازک ہستند و از طرف شما حرکت عاجلہ ضروری و لازم شدہ- لیکن بعد از رسیدن خلیفہ شما بہ لاہور در اوائل ماہ اگست احوال شما معلوم شد و پیغام شما رسید۔ ناچار خاموش شدم ولیکن برادر عزیز! اکنوں حالت آں شدہ است کہ در وہم و خیال نمی گنجد - حالا نہ معاملہ محمد علی جناح ماندہ ست نہ لیاقت علی خان را بہ خاطر آوردن ضروری ہست نہ بعد ازیں قیامت مسلم لیگ را بد یا نیک گفتن لازم شدہ۔ ایں معاملہ معاملہ موت و حیات دہ کروڑ مسلمانان ہندست۔ کشتی تمام امت اسلامیہ در گرداب ہلاکت و فناست۔ دہ کروڑ مسلمانان قطعاً و سر بسر فنا و برباد خواہند شد۔ ہندوئے کافر لعین در تمام ملک ہند غلبہ حاصل کردہ بر ممالک اسلامیہ باقیہ حملہ خواہد کرد و از ہر طرف غلبہ کفار پدیدار خواہد شد۔

حالا معاملہ کشمیر ایں است کہ ہندواں کفار نا ہنجار از ہمہ اطراف بہ قدر بست ہزار سپاہیان مسلح بر کشمیر قابض شدہ اند اور (تص:و) بذریعہ ہوائی جہاز و ٹینک بر دار الخلافہ کشمیر سرینگر قبضہ کردہ بطرف راولپنڈی اقدام خواہند کرد۔ آبادی چہل لک مسلمانان کشمیر قریب است کہ ہلاک می شود۔ در جموں و نواح پونچ (تص: پونچھ) ہندواں آں قدر قتل و غارت کردہ کہ آسماں و زمیں از داستان ایشاں می لرزد و قریب است کہ ہمہ مسلمانان در آن ملک قطعاً ہلاک شوند۔

بریں بنا و باین وجہ کہ شما تا حال خاموش ہستید و می شنیدہ ام کہ شما وزیریاں و دیگر قبائل سرحد را صلاح

مشورہ دادہ اید کہ کسے از عقیدتمنداں شما بطرف کشمیر نرود چرا کہ معاملہ مسلم لیگ و محمد علی جناح ہست' من شما را ایں خط می نویسم کہ از برائے خدا و رسول معاملہ جناح و مسلم لیگ را بگذاشتند لشکر ہائے جرار بطرف کشمیر روانہ فی الفور کنید۔ ہر یک شخص را کہ بہ شما عقدت دارد فی الفور حکم بدھید کہ بطرف کشمیر روانہ شود۔ اگر از طرف محمد علی جناح و مسلم لیگ برگشتہ ہستید دستہ ہائے وزیریاں و دیگر قبائل را با مکمل اسلحہ روانہ بہ سوئے من بکنید و من برائے کامل و مکمل بہبودئی ایشاں ذمہ دار خواہم شد کہ بعد از غلبہ اسلام در کشمیر و پنجاب و دہلی مال غنیمت و مویشی ہائے و مال و اسباب و دیگر بمطابق شرع اسلام تقسیم می کنم و قیادت ایں لشکر ہا کہ شما خواہید فرستاد از خود کنم۔ ہر دستہ را کہ برسد لازم است کہ با من راولپنڈی یا لاہور ملاقات کند۔ من خود ایشاں را پروانہ راہداری خواہم داد کہ بزیر قیادت افسران تجربہ کار جہاد بہ کفار کنند و دین اسلام را در اکناف عالم غالب کنند۔ بلائے عظیم کہ بر ما نازل شدہ آں بزرگ ترین بلائے ہست کہ حالا از دست قدرت محمد علی جناح و مسلم لیگ قطعا بیرون شدہ ست۔ مسلمانان ہند از و بسیار برگشتہ شدہ اند و قریب شدہ ست کہ مسلم لیگ ایں ہمہ معاملہ را گزاشتہ کنارہ کشی گزیند۔ بنا بریں معاملہ مسلم لیگ را یکسر گزاشتہ معاملہ موت و حیات اسلام را بگیرید و از خدائے عز و جل تر (؟ دعا) کنید کہ شما را توفیق خدمت اسلام دہد۔ من یک پیغامبر خصوصی بطرف شما روانہ کنم کہ شما را فی الفور برائے ایں خدمت تیار کند۔ حالا وقت بسیار تنگ است و غفلت یک لمحہ ہم کشتی اسلام را غرق خواہد کرد و بعد ازاں جز دست افسوس مالیدن حاصل نخواہد شد۔

والسلام مع الاحترام وبیدہ التوفیق المفتقر الی الرحمن

عنایت اللہ خان المشرقی

حوالہ جات

۱) علامہ مشرقی بنام آزاد قبائل ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء (مسودہ) ملاحظہ کیجئے مسودہ نمبر ا۔

۲) علامہ مشرقی بنام آزاد قبائل وفقیر اپی ۲۷ جون ۱۹۴۷ء (مسودہ) ملاحظہ کیجئے مسودہ نمبر ۲-

۳) علامہ مشرقی بنام حاجی وزیری ۵ جولائی ۱۹۴۷ء (مسودہ) ملاحظہ کیجئے مسودہ نمبر ۳-

۴) ایضاً"-

۵) ایضاً"-

۶) علامہ مشرقی کا" خطاب انقلاب انگیز واتحاد خیز بموقع اجتماع سرداران آزاد قبائل سرحد بمقام ٹل" محررہ ۱۰-۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء (مسودہ) ملاحظہ کیجئے مسودہ نمبر ۴-

۷) علامہ مشرقی کے احکام بنام ایم۔ایچ۔قریشی مورخہ ۳ جولائی ۱۹۴۷ء (مسودہ)۔ادارہ علیہ کا آرڈر نمبر ۴۳۵۳۶ بنام میر غزن خان ۳ جولائی ۱۹۴۷ء (مسودہ)-

۸) چیف سیکرٹری صوبہ سرحد کی پندرہ روزہ رپورٹ۔ جولائی کا نصف آخر۔ایل/پی اینڈ جے/۵/۳۰۴- صفحہ نمبر ۱۳، انڈیا آفس لائبریری وریکارڈ لنڈن۔

۹) دیکھیئے اشتہار: ''خاکسار تحریک زندہ رہے گی: چھ کروڑ غیر پاکستانی مسلمانوں کی امداد کا اقدام: تصفئیہ حسابات کمیٹی کا انقلاب انگیز اعلان۔''

۱۰) گورنر صوبہ سرحد بنام وائسرائے ہند۔ ۶ جولائی ۱۹۴۷ء۔ایل/پی اینڈ جے/۵/۳۰۴۔صفحہ نمبر ۴۴، نیز ایضاً ۹ اگست ۱۹۴۷ء، صفحہ ۹، انڈیا آفس لائبریری وریکارڈ لنڈن۔ نیز ملاحظہ کیجئے سی آئی ڈی رپورٹ ۱۷ جون- یکم جولائی اور ۸ جولائی ۱۹۴۷ء فائل صوبہ سرحد نمبر ایس/ ۴۰۷ جلد xxxxiii-

۱۱) علامہ مشرقی۔تقاضائے وقت، لاہور، س-ن، ۱۴-۱۸ نیز الاصلاح، ۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء-

۱۲) ایمپیریل بینک لاہور برانچ کا چیک مبلغ ۵ ہزار روپے کی رسید وصولی از اں امیر صالح شاہ نواز مورخہ ۸ جولائی ۱۹۴۷ء بحوالہ (مسودہ)-

۱۳) سی آئی ڈی صوبہ سرحد کی رپورٹ ۷ جنوری ۱۹۴۷ء، فائل ایس/407 جلد xxxxIII

۱۴) ایضاً" رپورٹ بابت ۱۴ اور ۲۱ جنوری ۱۹۴۷ء

۱۵) علاقہ مشرقی بنام فقیر اپی، ۲۷ جون ۱۹۴۷ء، بحوالہ مسودہ نمبر ۲-

۱۶) علامہ مشرقی بنام حاجی وزیری ۵ جولائی ۱۹۴۷ء، بحوالہ مسودہ ۳-

۱۷) سی آئی ڈی رپورٹ ۲۲ جولائی ۱۹۴۷ء، صوبہ سرحد کا ریکارڈ فائل ایس/407، جلد xxxxIII-

۱۸) ایضا"۔ مثلا" خاکسار لیڈر شیر زماں فقیر صاحب کے بھائی کی وفات پر فاتحہ خوانی کے لئے گئے۔ اسی طرح خاکسار لیڈر ماسٹر گل خان نے کئی بار فقیر صاحب سے رابطہ کیا' بحوالہ ۲۷ جولائی ۱۹۴۷ء۔

۱۹) گورنر صوبہ سرحد بنام وزیر ہند اور وائسرائے ہند' ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء' ایل/پی او/125/6/ ' صفحہ نمبر ۵۰ فوٹو کاپی نیشنل آرکائیوز' اسلام آباد۔

۲۰) وائسرائے بنام وزیر ہند' ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء' بحوالہ سابقہ' صفحہ نمبر ۶۱۔

۲۱) ایضا"۔

۲۲) گورنر سرحد بنام وائسرائے ہند' ۲۲ مارچ ۱۹۴۷ء' بحوالہ سابقہ، صفحہ نمبر ۱۴۸۔

نوٹ : مذکورہ مسودات علامہ مشرقی کے ذاتی کاغذات ان کے گھر واقع ۶ ذیلدار پارک اچھرہ' لاہور میں موجود ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ادبیات

سہ ماہی

اسلام آباد

اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد کا موقر سہ ماہی مجلہ ادبیات جو خوبصورت کتابت و طباعت کے ساتھ نہایت کم قیمت میں پاکستانی ادب پر بیحد معیاری تحقیقی، تنقیدی اور تخلیقی نگارشات پیش کرتا ہے۔

بدلِ اشتراک

اندرونِ ملک :

فی شمارہ : ۲۰ روپے

سالانہ : ۷۵ روپے

(بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک)

بیرونِ ملک :

امریکہ، کینیڈا، یورپ، مشرق بعید

فی شمارہ ، ۷ ڈالر (بذریعہ ہوائی ڈاک)

سالانہ چندہ : ۲۵ ڈالر (" ")

مشرق وسطیٰ، بھارت، شمالی افریقہ

فی شمارہ : ۶ ڈالر (بذریعہ ہوائی ڈاک)

سالانہ چندہ : ۲۲ ڈالر (" ")

اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر ایچ-ایٹ/ون، اسلام آباد۔ فون ۲۵۴۵۶۸